

A COMPARATIVE REVIEW OF THE TEN COMMANDMENTS OF TORAH (TAWRAAT) WITH QURAN AND SUNNAH

احکام عشرہ (دس احکام) کا تورات، قرآن و حدیث کے ساتھ تقابلی جائزہ

Imdadullah, Ph.D Research Scholar, Department of Seerat, University of Peshawar. Email: imdadullahuop@gmail.com, Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-3385-9220>

Prof. Dr. Hafiz Abdul Ghafoor, Ex-Chairman, Department of Seerat, University of Peshawar. Email: abdul.ghfoor@rmi.edu.pk

ABSTRACT

A comparative study of the Ten Commandments of Torah with the teachings of Qur'an and Sunnah has been presented in detail in the given article. This article is aimed at pointing out the extent of relevance of the teachings of Torah with Qur'an and Sunnah. Further, its object is to find out harmony in the teachings of both of these holy books for creating ease in way of invitation to religion. This article clearly explains the non-relevant teachings of Torah with Qur'an and Sunnah which have been given a religious cover by people to make them part of the religion. Moreover, an attempt has been made to explain the point regarding the explanation of interpreters of Torah about those specific commandments of God which have been mentioned in that book (Tawraat). There are also many other similar references in this article which can further extend this religious issue for guidance and clarity. This study can open a window for research between the teachings of these holy books. Once these issues are addressed and learnt, a similarity can be created to some extent between the teachings of the Holy Qur'an and Torah.

KEYWORDS: Ten Commandments of Torah, comparative analysis of ten cooamandments of Torah with Qur'an o Sunnah, Qur'an and Torah.

احکام عشرہ (دس احکام) کا قرآن و حدیث کے ساتھ تقابلی جائزہ: عہد عتیق واضح طور پر شریعت کا مذہب ہے اس میں یہود و اہ (خدا) نے عقیدہ، پرستش و عبادت اور انتظامی امور کے متعلق احکام بڑی وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ یہودیوں کو توریت پر بڑا فخر تھا یہ جتنی ہوئی قوم کو الہی مکاشفہ سے فضل کی نعمت کے طور پر بخشی گئی اور اس الہی اختیار اور تصدیق کی مہر ثبت تھی¹ توریت کا اس لئے احترام کیا جاتا ہے کیونکہ یہ خالق کی مرض اور حکمت کا مکاشفہ ہے وہ خدا کی فطرت کا انکشاف کرتے ہوئے مخلوق سے اپنے خالق کے ساتھ اُس رفاقت کا مطالبہ کرتی ہے جس کی حق تعالیٰ کی پاکیزگی تقاضا کرتی ہے توریت کی معراج اور جوہر، احکام عشرہ ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ سینا پر دیے گئے تھے۔ یہ عہد عتیق کے تمام احکامات میں بے مثل ہیں اور درحقیقت ایک ایسا بیان ہے جو مذہب اور اخلاق کا عرق پیش کرتے ہیں۔ گویہ اصول بڑے سادہ الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں تو بھی اس قدر جامع ہیں کہ ان کا اطلاق دنیا کی تمام اقوام پر ہوتا ہے چنانچہ کوہ سینا کا واقعہ تاریخ انسانی میں ایک تاریخ ساز واقعہ ہے۔ یہ احکام خدا نے توریت کے خروج ۱۸:۳۱ کے مطابق اپنی انگلی سے پتھر کی دو لوہوں پر لکھیں² پھر اُس نے پہلی لوہوں کی جگہ جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصے میں توڑ دیا تھا دوسری دو لوہوں پر دوبارہ لکھا³ ان لوہوں کو عہد کے صندوق میں رکھا گیا⁴ اور یوں یہ اسرائیل کی عبادت و پرستش کے مرکز میں آ گئے۔ مشہور یہودی مورخ یوسی بیس کے قول

کے مطابق یہ دلوحوں پر لکھے گئے تھے پہلی تختی پر پانچ احکام کا تعلق خدا پرستی سے اور دوسری تختی پر احکام کا تعلق انسان سے راست کاری سے ہے۔⁵

بائبل کا حکم اول: میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔⁶

مسیحی لڑچکر کی روشنی میں اس حکم کی وضاحت: اس میں خدا کی وحدت اور اُس کی کامل اور بلا شرکت غیرے اُلوهیت کا اقرار کیا گیا ہے۔ تورات کی پانچویں کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرمان یوں مذکور ہے۔ ”سُن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے“⁷ ایک جگہ ارشاد ہے: ”میں وہی ہوں۔ مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا اور میرے بعد بھی نہ ہو گا۔ میں ہی یہوواہ ہوں اور مرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ آج سے میں ہی ہوں اور کوئی نہیں جو میرے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ میں کام کروں گا کون ہے جو اُسے رد کر سکے“⁸ میں ہی خدا ہوں اور کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ تاکہ مشرق سے مغرب تک لوگ جان لیں کہ میرے سوا کوئی نہیں۔ میں ہی خداوند ہوں۔ میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ میں ہی روشنی کا مُوجد اور تاریکی کا خالق ہوں۔ میں ہی خداوند یہ سب کچھ کرنے والا ہوں۔ میں نے زمین بنائی اور اُس پر انسان کو پیدا کیا⁹ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں“¹⁰

حکم اول کی تخریج قرآن کی روشنی میں: کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی طلبی: ”اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کر لیا تھا“¹¹ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو مصری حکومت کے پنجہ غضب سے نکال لائے تو اب مشیت خداوندی یہ ہوئی کہ اُس قوم کو پورا نظام شریعت اور دستور زندگی عطا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جزیرہ نمائے سینا¹² کے ایک پہاڑ کی چوٹی کوہ طور پر نوشتہ شعبی لینے کے لئے ایک چلہ کے لئے طلب کر لئے گئے۔

صحاح ستہ سے تورات کے احکام عشرہ کے حکم اول کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”حضرت انسؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ (سواری کے) پالان پر بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت معاذؓ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یا معاذ! اُنہوں نے کہا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ، آپ کی اطاعت کے لئے موجود ہوں یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے (دوبارہ کہا) یا معاذ! اُنہوں نے کہا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اطاعت کے لئے موجود ہوں! یہ تین بار مکالمہ ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی صدق دل سے یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ اُس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ حضرت معاذؓ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ اس پر تکیہ کر لیں گے، اور حضرت معاذؓ نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے سے اس کی خبر دی“¹³

صحیح مسلم: ترجمہ: ”جو شخص ملے کہ دل کے یقین کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اُس کو جنت کی بشارت دینا“¹⁴ ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس بات کا قائل ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اُس کی بندی (مریم علیہا السلام) کے بیٹے اور کلمۃ اللہ ہیں جو اُس نے حضرت مریم علیہ السلام کی طرف القا کیا تھا اور روح اللہ ہیں“¹⁵

سنن ابن ماجہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ساٹھ یا ستر سے زیادہ شعبے ہیں ان سب میں معمولی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور سب سے بلند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“¹⁶

سنن ابی داؤد: ”حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں کا اقرار کر لیں جب وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے، سوائے اس کے کہ اس اقرار (اسلام) کا کوئی حق ہو اور (دلی معاملات میں) اُن کا حساب اللہ پر ہے۔“¹⁷

سنن الترمذی: ”حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں: ابوطالب بیمار ہوئے، پس اُن کے پاس قریش کے لوگ آئے اور اُن کے نبی ﷺ بھی آئے (دوسری روایت میں ہے کہ رؤسائے قریش نے ابوطالب سے شکایت کی کہ آپ کا بھیجا ہمارے معبودوں کی برائی کرتا ہے اور یہ اور یہ کہتا ہے۔ اس پر ابوطالب نے نبی ﷺ کو بلایا۔ چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے) اور ابوطالب کے پاس ایک شخص کے پیچھے بیٹھنے کی جگہ تھی؛ پس ابو جہل کھڑا ہوا تاکہ وہ نبی ﷺ کو روک دے یعنی ابو جہل اُس جگہ بیٹھ گیا تاکہ نبی ﷺ اپنے چچا کے قریب نہ بیٹھ سکیں، (کہیں ایسا نہ ہو کہ بھتیجے کو دیکھ کر ابوطالب کا دل پگھل جائے) ابن عباسؓ کہتے ہیں: اور قریش کے لوگوں نے ابوطالب کے سامنے نبی ﷺ کا شکوہ کیا، پس ابوطالب نے کہا بھتیجے! تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ یعنی اپنی قوم کے خداؤں کی برائی کیوں بیان کرتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان سے ایک ایسی بات چاہتا ہوں جس کی وجہ سے تمام عرب اُن کے فرمان بردار ہو جائیں اور عجم اُن کو جزیہ دینے لگیں!“ ابوطالب نے پوچھا ایک ہی بات! آپ ﷺ نے فرمایا چچا کہہ کہہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ پس قریش کے لوگوں نے کہا: ہم ایک معبود کو مان لیں؟ ہم نے تو یہ بات پچھلے مذہب میں نہیں سنی! نہیں ہے یہ بات مگر من گھڑت! ابن عباسؓ کہتے ہیں: پس قریش بارے میں مذکورہ آیتیں نازل ہوئیں۔“¹⁸

سنن النسائی: ”حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اُن سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی

خداوند قدوس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا، تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا رمضان کے“۔¹⁹

بائبل کا حکم دوم: ”تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مُورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کو صورت بنا جو اُپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں“²⁰ حکم دوم سے متعلق ایک اور جگہ ہے: ”آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف آ جاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ پروردگار نہ ٹھہرائے“²¹ صحاح ستہ سے تورات کے احکام عشرہ کے حکم دوم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب (نشی) و راد نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے حضرت معاویہؓ کے نام ایک خط میں مجھ سے لکھوایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.....إِلَى آخِرِهِ“ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اُس کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (یعنی وہ سب کچھ کر سکتا ہے) اے اللہ تو جسے عطا فرماے اُس سے کوئی روکنے والا نہیں اور تو جسے نہ دے (روک لے) اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اُس کی دولت تیرے سامنے کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی“۔²² صحیح مسلم:

”حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے لکھنے والے (کاتب) فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کو لکھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہو مجھے لکھ کر بھیجو۔ حضرت مغیرہؓ نے اُنہیں لکھا کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ..... الْح“ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جسے عطا فرمائے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کوئی کوشش تیری کوشش کے مقابلے میں نفع دینے والی نہیں ہے“۔²³

سنن ابن ماجہ: ”حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے، اُنہوں نے کہا: مجھ سے میری جگہری دوست (جانی محبوب) ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے“۔²⁴ سنن ابی داؤد: ”حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت جس کی آنکھ گھل جائے اور وہ جاگنے پر یہ کلمات کہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... الْح“ پھر دُعا کرے (اے میرے رب میری مغفرت فرما) لام ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ ولید کے الفاظ ہیں ”پھر (کوئی سی) دعا کر لے تو قبول ہوگی اور اگر اُٹھ کر کھڑا ہو، وضو کرے اور نماز پڑھے تو اُس کی نماز قبول ہوگی“۔²⁵

سُفْن الترمذی: ”حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ (تہجد میں) نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے: ”میں اپنا رخ اُس اللہ کی طرف پھیرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، در آنچالیکہ میں حنیف (باطل ادیان سے یکسو ہو کر دین حق کی طرف مائل ہونے والا) ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز، میری عبادت، میرا جینا، اور میرا مرنا سارے جہانوں کے پروردگار، اللہ ہی کے لئے ہے جن کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں (احکام الہیہ کے سامنے) سر اقلندہ لوگوں میں سے ہوں۔“²⁶

سُفْن النسائی:

”رسول اللہ ﷺ جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: ”قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ... الْح“ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی ہی کی بادشاہت ہے اور اُسی ہی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ گناہ سے بچاؤ اور حفاظت نہیں ہے نہ عبادت کی طاقت ہے لیکن اللہ کی مدد سے۔ ہم کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے مگر اُس ذات کی اور وہی ذات نعمت، فضل اور عمدہ تعریف کے لائق ہے، سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں، ہم خاص اُسی کی عبادت کرتے ہیں اور اگر مشرکین اور کفار بُرا مانیں۔“²⁷

بائبل کا حکم سوم: ”تُوْخْد اوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُس کا نام بے فائدہ لیتا ہے خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا“
 • سخت سزا: خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا“ قاضی اور منصف جو دوسرے جرائم کی سزائیں دیتے ہیں شاید اس پر توجہ دینے کی ضرورت نہ سمجھیں کیونکہ اس سے نجی املاک یا امن عامہ کو فوری ضرر نہیں پہنچتا۔ ہو سکتا ہے گنہگار (قصود وار) اپنے آپ کو بے گناہ ہی سمجھتا ہو لیکن ”خدا اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا“ اور اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ ”زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے“²⁸

حکم سوم کی تخریج قرآن کی روشنی میں:

ریاکاری قرآن کریم کی روشنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! احسان رکھ لو اور ایذا دے کر اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو اُس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا سو اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس پر کچھ مٹی پڑی ہو پھر اُس پر زور کا مینہ برسا پھر اُس کو بالکل صاف کر دیا ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی۔“²⁹ ”پس اُن نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھلاوا کرتے ہیں“

عہد توڑنا/نذریں پوری نہ کرنا قرآن کی روشنی میں:

عہدوں کو پورا کرنے کا حکم: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! (اپنے) عہدوں کو پورا کرو“³⁰ عقد کا لفظ عام ہے اور ہر عہد شرعی کو شامل، خواہ اُس کا تعلق خالق سے ہو خواہ مخلوق سے۔ ”العہود الّتی بینکم و بین اللہ أو بین الناس“³¹

صحاح ستہ سے تورات کے احکام عشرہ کے حکم سوم کی تخریج و تحقیق:

ریاکاری صحاح ستہ میں:

صحیح بخاری: ”حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اُس نے نیت کی ہو“³²

صحیح مسلم: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں (صورتوں) اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے“³³

سنن ابن ماجہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو اُن کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اُٹھایا جائے گا“³⁴

سنن الترمذی: ”نبی ﷺ نے فرمایا: غم کے گڑھے سے اللہ کی پناہ چاہو“ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! غم کا گڑھا کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم کا ایک میدان ہے جس سے جہنم روزانہ سو مرتبہ پناہ چاہتی ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس میں کون جائے گا؟ فرمایا: وہ قراء (علماء) جو اپنے اعمال کا دکھلاوا کرنے والے ہیں“³⁵

سنن النسائی: ”سیدنا ابو ہریرہؓ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے تین اشخاص کا فیصلہ کیا جائے گا: ایک وہ آدمی جسے شہید کر دیا گیا اُسے بلایا جائے گا تو وہ اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ اُن کا اعتراف کرے گا تو وہ فرمائے گا: تُم نے اُن کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری خاطر قتال کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا، وہ فرمائے گا تُم نے جھوٹ کہا ہے، لیکن تُم نے اس لئے جہاد کیا تھا کہ تُو لوگوں میں بہادر مشہور ہو جائے اور مخلوق کہے گی کہ فلاں شخص بڑا بہادر اور جرأت مند تھا اور یہ بہادری اور جرأت دنیا میں مشہور ہو گئی۔ پھر اُس کے واسطے حکم ہو گا یعنی دوزخ کو لے جانے کا۔ پھر فرشتے اُس کو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔ پھر وہ شخص پیش ہو گا جس نے علم (دین) سیکھا ہو گا اور دوسروں کو سکھایا ہو گا اور قرآن کریم کی تلاوت کی ہو گی اور خداوند قدوس اُس کو اپنی نعمتیں شکر کرائے گا پھر یہ شخص اقرار کرے گا اُن تمام نعمتوں کا۔ پھر سوال ہو گا کہ ان نعمتوں کے بدلے کیا اعمال انجام دیے؟ تو یہ شخص جواب دے گا کہ تیرے لئے میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن کریم تیری رضامندی کے واسطے سکھایا۔ اس پر حکم سنایا جائے گا کہ یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ تُو نے اسلئے علم سیکھا تا کہ تُو دنیا میں عالم مشہور ہو جائے اور تُو نے قرآن مجید اس وجہ سے پڑھا تا کہ تجھ کو لوگ قاری کہیں اور تُو اس نام سے شہرت حاصل کر چکا پھر حکم ہو گا اُس شخص کے واسطے اور اُس کو (فرشتے) چہرہ کے بل کھینچ لیں گے آخر کار وہ شخص دوزخ کی آگ میں جا کرے گا۔ پھر وہ شخص حاضر ہو گا کہ جس کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے گنجائش دی گئی اور اُس کے یہاں ہر قسم کمال و دولت تھا۔ اُس کو پر خداوند قدوس تمام نعمتیں شکر کرائے گا اور وہ شخص ان تمام نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر حکم ہو گا اُس کو کہ تُو نے کیا عمل اختیار کیا ان چیزوں کے بدلے میں؟ تو وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے ہر اُس جگہ مال و دولت خرچ کیا جہاں

تیری رضامندی تھی اور مجھ سے کوئی راستہ نہیں چھوٹا کہ جس میں تُو نے خرچ کرنا فرمایا تھا۔ اس پر حکم ہو گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو سخی کہلانے کی وجہ سے خرچ کرتا تھا اور تُو سخی مشہور ہو گیا۔ پھر حکم ہو گا اُس شخص کے واسطے اور اُس شخص کو منہ کے بل کھینچ لیا جائے گا۔“³⁶

عہد توڑنا / نذریں پوری نہ کرنا صحاح ستہ میں:

صحیح بخاری: ”ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمرؓ نے زمانہ جاہلیت میں مسجد الحرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی، عبید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے رات بھر کا ذکر کیا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔“³⁷

صحیح مسلم: ”سیدنا ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے تلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات پر اسلام کے سوا اور دین کی (یعنی یوں کہے اگر میں ایسا کام کروں تو نصرانی ہوں یا یہودی ہوں یا ہندو ہوں) جھوٹی قسم، تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔ اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے وہ اسی سے عذاب دیا جائے گا قیامت کے دن اور کسی آدمی پر وہ نذر پوری کرنا واجب نہیں جو اس کے اختیار میں نہیں۔ (جیسے نذر کرے اور کسی کا غلام آزاد کرنے کی)۔“³⁸

سنن ابن ماجہ: ”عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معصیت (گناہ) میں نذر نہیں ہے، اور نہ اس میں نذر ہے جس کا آدمی مالک نہ ہو۔“³⁹ ”عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نذر مانی اور اس کی تعیین نہ کی، تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، اور جس نے ایسی نذر مانی جس کے پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، اور جس نے ایسی نذر مانی جس کے پورا کرنے کی طاقت ہو تو اس کو پورا کرے۔“⁴⁰

سنن ابی داؤد: ”سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انصار کے دو بھائیوں میں میراث کی تقسیم کا معاملہ تھا، ان میں کے ایک نے دوسرے سے میراث تقسیم کر دینے کے لیے کہا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا تو میرا سارا مال کعبہ کے دروازے کے اندر ہو گا۔ تو عمرؓ نے اس سے کہا: کعبہ تمہارے مال کا محتاج نہیں ہے، اپنی قسم کا کفارہ دے کر اپنے بھائی سے (تقسیم میراث کی) بات چیت کرو (کیونکہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے قسم اور نذر اللہ کی نافرمانی اور رشتہ توڑنے میں نہیں اور نہ اس مال میں ہے جس میں تمہیں اختیار نہیں (ایسی قسم اور نذر لغو ہے)۔“⁴¹

سنن الترمذی: ”عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اللہ کی اطاعت کرے، اور جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔“⁴²

سنن النسائی: ”عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غضب کی نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔“⁴³

قسمیں اور جھوٹی قسمیں کھانا صحاح ستہ میں: اللہ تعالیٰ کے ناموں کی قسمیں اٹھانا جائز ہے، نبی کریم ﷺ سے درج ذیل قسمیں ثابت ہیں:

صحیح بخاری: ”اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے بے شک میں ضرور اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے“⁴⁴ اور جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اُس کی نافرمانی نہ کرے“⁴⁵ حضرت عبد اللہ از نبی ﷺ آپ نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ وہ اُس قسم سے کسی مسلمان مرد کے مال پر قبضہ کر لے یا فرمایا اپنے بھائی کے مال پر قبضہ کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر ناراض ہو گا“⁴⁶

صحیح مسلم: ”حضرت ابو ذرؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ عزوجل قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔ (۱) ایک وہ آدمی جو ہر نیکی کا احسان جتلاتا ہے۔ (۲) دوسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر سامان بچتا ہے اور (۳) تیسرا وہ آدمی جو اپنے پڑوں کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے“⁴⁷

سنن ابی داؤد: ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی حاکم و غیرہ کی مجلس میں محبوس ہو کر یا (دیدہ دانستہ) جھوٹی قسم کھائی تو اُسے چاہیے کہ اپنے چہرے کا مقام آگ میں بنا لے“⁴⁸

سنن الترمذی: ”آپ کی عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اب اس سے کوئی بچ نہیں سکے گا، ہر شخص اس میں داخل ہو گا“⁴⁹

سنن النسائی: ”نافرمانی میں کوئی نذر نہیں اور اُس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے“⁵⁰

(۱) بائبل کا حکم چہارم: ”یاد کر تُو سبت کا دن پاک ماننا۔ چھ دن تک تُو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتواں دن خُداوند تیرے خدا کا سبت ہے اُس میں نہ تُو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ کوئی مُسافر جو تیرے ہاں تیرے پھانگوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدّس ٹھہرایا“⁵¹

صحاح ستہ سے تورات کے احکام عشرہ کے حکم چہارم کی تخریج و تحقیق:

احادیث مبارکہ میں سبت کے دن کا ذکر:

صحیح بخاری: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم بعثت میں آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے (لیکن) اُن کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو اُن کے بعد کتاب دی گئی، پس یہ (جمعہ کا دن) وہ ہے جس میں اُنہوں نے اختلاف کیا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہدایت دی، یہود نے (تعظیم کے لئے) کل کا دن (یعنی ہفتہ کا) مقرر کیا اور نصاریٰ نے کل کے بعد کا (یعنی اتوار کا)، پھر آپ خاموش رہے“⁵²

صحیح مسلم: ”حضرت ابو ہریرہ، حضرت ربیع بن حراش اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے جمعہ کے دن کے بارے میں گمراہ کیا تو یہودیوں کے لئے ہفتے کا دن اور نصاریٰ کے لئے اتوار کا دن مقرر فرمایا تو اللہ تعالیٰ ہمیں لایا (یعنی پیدا کیا) اللہ نے جمعہ کے دن کے لئے ہدایت عطا فرمائی اور کر دیا جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو اور اسی طرح اُن لوگوں کو قیامت کے دن ہمارے تابع فرمایا۔ ہم دنیا والوں میں سے آخر میں سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے آنے والے ہیں کہ جن کا فیصلہ ساری مخلوق سے پہلے ہو گا۔“⁵³

سنن ابن ماجہ و سنن نسائی: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر والے ہیں اور قیامت کے دن ہم سب سے پہلے کرنے والے ہوں گے ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں اُن کے بعد کتاب دی گئی پھر یہ دن جسے اللہ نے ہم پر فرض فرمایا ہے ہمیں اس کی ہدایت عطا فرمائی۔ تو لوگ اس دن (جمعہ) میں ہمارے تابع ہیں کہ یہودیوں کی عید جمعہ کے بعد اگلے دن (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کی عید اس سے بھی اگلے دن (یعنی اتوار)۔“⁵⁴

بائبل کا حکم پنجم: ”تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خُدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔“⁵⁵ مسیحی لٹریچر کی روشنی میں اس حکم کی وضاحت: پانچویں حکم کا تعلق رشتہ داروں کے ساتھ ہمارے فرائض سے ہے۔ بچوں کے اُن فرائض کا خاص ذکر کیا گیا ہے جو والدین کے حق میں اُن پر عائد ہوتے ہیں۔ ”تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“

اس کی وضاحت افسیون (۱: ۶-۳) میں ملتی ہے: ”اے فرزند! خداوند میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار ہو کیونکہ یہ واجب ہے“ یہ محبت کے اصول کے مطابق ہو۔ اگرچہ تم نے کہہ دیا ہو ”میں نہیں کروں گا“ مگر بعد میں پچھتاؤ اور حکم پورا کرو۔ (متی ۲۹: ۲۱) اُن کی جھڑکیوں، نصیحتوں اور اصلاح کو اطاعت کے ساتھ قبول کرو نہ صرف اچھے اور نرم طبیعت والدین کی بلکہ درشت اور نافرمان والدین کی بھی کیونکہ یہ خدا کا حکم ہے۔ بچوں کا فرض ہے کہ ہر طرح سے والدین کے آرام کا خیال رکھیں تاکہ اُن کا بڑھاپا آسانی سے بسر ہو۔ ہمارے نجات دہندہ کے حکم (متی ۱۵: ۴-۶) کا خاص یہی مقصد ہے اس حکم کے ساتھ ایک وعدہ ہے ”تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خُدا تجھے دیتا ہے دراز ہو“ یہاں لوحِ ثانی کے شروع میں خدا اُن کو کنعان میں لانے کا ذکر کرتا ہے اور اُس اچھے ملک میں فرمانبردار بچوں کے ساتھ درازی عمر کا وعدہ ہے۔“⁵⁶

صحابِ ستہ سے تورات کے احکام عشرہ کے حکم پنجم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا: نماز کا اُس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔“⁵⁷

صحیح مسلم: ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور والدین کی نافرمانی اور کسی کو قتل کرنا اور جھوٹ بولنا ہے“ 58

سنن ابن ماجہ: ”خداش بن سلامیؓ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں آدمی کو اُس کی ماں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اُس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں (تین بار فرمایا) میں (ہر) آدمی کو اُس کے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اُس کے تعلق دار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جس کا اُس سے قریبی تعلق ہے، اگرچہ اُس کی طرف سے تکلیف کا سامنا ہو“ 59

سنن ابی داؤد: ”کلیب بن منفعہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی اور آزاد کرنے والے کے ساتھ۔ ان کا حق واجب ہے اور ان کے ساتھ رشتہ جوڑنا لازم ہے“ 60

سنن الترمذی: ”ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں قبول کی ہوئی ہیں اُن میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی (بد) دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اولاد کے لئے بد دعا (اور یہی حکم ماں کا بھی ہے)“ 61

بائبل کا حکم ششم: ”تُو خُون نہ کرنا“ 62

مسیحی لٹریچر کی روشنی میں اس حکم کی وضاحت: ”چھٹا حکم ہماری اپنی اور ہمارے پڑوسی کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے (آیت ۱۳)۔ ”تُو خُون نہ کرنا“ تُو کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے تیری یا کسی دوسرے شخص کے جسم، صحت، آرام یا جان کو ضرر یا نقصان پہنچے۔ یہاں جائز جنگ میں یا اپنے ضروری دفاع میں کسی کو جان سے مار ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے ”کیونکہ جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اس لئے کہ اُن سے شخصی رنجشوں کا انتقام لینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اچانک اشتعال انگیزی پر غصہ میں آجانے اور جذباتی ہو کر کسی کو قتل یا فعلًا نقصان پہنچانے پر ایسا ارادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہمارے منہجی نے اس حکم کی بہت عمدہ تشریح کی ہے۔ (متی ۵: ۲۲)“ 63

حکم ششم کی تخریج قرآن کی روشنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اسی باعث ہم نے بنی اسرائیل پر مقرر کر دیا کہ جو کوئی کسی جان کے (عوض کے) یا زمین پر فساد (کے عوض) کے بغیر مار ڈالے تو گویا، اُس نے سارے آدمیوں کو مار ڈالا اور جس نے ایک کو بچا لیا، تو گویا اُس نے سارے انسانوں کو بچا لیا“ 64

صاحح ستہ سے تورات کے احکام عشرہ کے حکم ششم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی ظلمًا قتل کیا جائے گا اُس کے گناہ میں سے

ایک حصہ پہلے ابن آدم کا ہو گا اور بسا اوقات سفیان نے کہا: اُس کے خون میں سے ایک حصہ ہو گا کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کے طریقہ کو ایجاد کیا“⁶⁵

صحیح مسلم: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نفس ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اُس کے گناہ کا ایک گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) پر بھی ڈالا جاتا ہے کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کی ابتداء کی“⁶⁶

سنن ابن ماجہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اُس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہیں کرتا اور کسی حرام خون میں ملوث نہیں ہوتا تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے“⁶⁷

سنن ابی داؤد: ”کسی مسلمان کا خون حلال نہیں، سوائے اس کے کہ اس سے تین باتوں میں سے کوئی ایک صادر ہو: اسلام کے بعد کفر، شادی شدہ ہونے کے بعد زنا، یا قصاص کے بغیر کسی کو قتل کر دینا“⁶⁸

سنن النسائی: ”سیدنا عبد اللہ نے بیان کیا میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا شریک بناؤ جب کہ اُس نے تجھے پیدا فرمایا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اس اندیشے کے پیش نظر اپنی اولاد کو قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی“⁶⁹

بائبل کا حکم ہفتم: ”تو زنا نہ کرنا“⁷⁰

زنا کے بارے میں بائبل کا بیان:

- زنا بہت بڑا مجرم اور تباہ کن بدی: کتاب ایوب میں ہے: ”اگر مرد اِدل کسی عورت پر فریفتہ ہو اور میں اپنے پڑوسی کے دروازہ پر گھات میں بیٹھا تو میری بیوی دوسرے کے لئے پینے اور غیر مرد اُس پر جھکیں کیونکہ یہ بہت بُرا مجرم ہوتا“⁷¹
 - حرام کاری سے قطع تعلق کا حکم: پولس نے گر نھیوں کو اپنے پہلے خط میں لکھا: ”یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ تم میں حرام کاری ہوتی ہے، بلکہ ایسی حرام کاری جو غیر قوموں میں بھی نہیں، چنانچہ تم میں سے ایک شخص اپنے باپ کی بیوی کو رکھتا ہے اور تم افسوس تو کرتے نہیں، تاکہ جس نے یہ کام کیا وہ تم میں سے نکالا جائے، بلکہ شیخی مارتے ہو۔۔۔ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرام کاری لالچی یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی، یا ظالم ہو، تو اُس سے صحبت نہ رکھو بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا“⁷²
- حکم ہفتم کی تخریج قرآن کی روشنی میں:

قرآن میں زنا کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ“⁷³

صحاح ستہ سے احکام عشرہ کے حکم ہفتم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور نہ چوری کرو گے اور

نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ اپنے ہاتھوں اور قدموں کے درمیان (یعنی اپنی طرف) سے بہتان باندھو گے اور نہ بھلائی کی بات میں میری نافرمانی کرو گے“ 74

صحیح مسلم: ”سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی حالت میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا اور نہ ہی ایمان کی حالت میں کوئی چور چوری نہیں کرتا“ 75

سنن ابن ماجہ: ”اے گروہ مہاجرین! جب تم پانچ باتوں میں مبتلا کیے جاؤ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں، کہ تم انہیں پاؤ: کسی قوم میں کبھی بھی زنا عام نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ اسے اعلانیہ کریں، مگر ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو کہ ان کے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں“ 76

سنن ابی داؤد: ”ہاتھ زنا کرتے ہیں، اُن کی بدکاری، پکڑنا ہے پاؤں زنا کرتے ہیں، اُن کی بدکاری چلنا ہے، منہ زنا کرتا ہے اُس کی بدکاری، بوسہ لینا ہے“ 77

سنن الترمذی: ”سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل جاتا ہے، پس وہ اُس کے سر پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر جب بندہ اُس گناہ سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے“ 78

سنن النسائی: ”سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: زانی جس وقت زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا، شرابی جس وقت شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت وہ بہت قیمتی چیز لوٹتا ہے جس کی طرف لوگ دیکھتے ہیں تو وہ مؤمن نہیں ہوتا“ 79

بائبل کا حکم ہشتم: ”تو چوری نہ کرنا“ 80

حکم ہشتم کی تخریج قرآن کی روشنی میں: ”اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بطور سزا کے اُن کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا بڑی حکمت والا ہے“ 81

صاحب سہ سے احکام عشرہ کے حکم ہشتم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباسؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا“ 82

صحیح مسلم: ”سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چوتھائی دینار میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے یا اس سے زیادہ میں“ 83

سنن ابی داؤد: ”اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: سویا ہوا حتیٰ کہ جاگ جائے، دیوانہ حتیٰ کہ عقل مند ہو جائے اور بچے سے حتیٰ کہ بڑا (بالغ) ہو جائے“ 84

سنن الترمذی: ”ہم سے عبد الرحمن بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعید نے حدیث بیان، ان سے ابن شہاب نے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چوتھائی دینا یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹ لیا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبد الرحمن بن خالد زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری کے واسطے سے کی“ 85

سنن النسائی: ”جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے تو چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا (ہاتھ) کاٹ دو، چنانچہ اس کا (ہاتھ) کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے دوبارہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو“ صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو“ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے تیسری بار لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ دو۔“ پھر چوتھی بار لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا (دایاں پاؤں) کاٹ دو۔“ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو“ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔ پھر اسے گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے“ 86

بائبل کا حکم نہم: ”تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا“ 87

حکم نہم کی تخریج قرآن کی روشنی میں: ”اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو“ 88

صحاح ستہ سے احکام عشرہ کے حکم نہم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے اور ان سے ان کے والدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتائیے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ نبی کریم ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ نبی کریم ﷺ اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔“ 89

صحیح مسلم: ”سیدنا ابو بکرؓ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو بڑا کبیرہ گناہ، تین بار آپ ﷺ نے یہ فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ (یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے)، دوسرے نافرمانی

کرنا ماں باپ کی، تیسرے جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا اور رسول اللہ ﷺ تکبہ لگائے تھے، آپ ﷺ بیٹھ گئے اور بار بار یہ فرمانے لگے “ 90

سفن ابن ماجہ: ”خریم بن فاتکؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فجر پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے یہ جملہ آپ ﷺ نے تین بار دہرایا پھر یہ آیت پڑھی تو جھوٹوں کی گندگی اور جھوٹی باتوں سے بچتے رہو خالص اللہ کی طرف ایک ہو کر اس کے ساتھ شرک کرنے والوں میں سے ہوئے بغیر“ 91

بائبل کا حکم دہم: ”تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اس کے غلام اور لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا“ 92

حکم دہم کی تخریج قرآن کی روشنی میں:

قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمسایوں (پڑوسیوں) کے حقوق: اللہ تعالیٰ نے انسان میں باہمی ربط رکھنے کے لئے اس کو رشتوں اور تعلقوں میں پرویا ہے۔ ایک انسان کسی کا بھائی ہے اور کسی کا بیٹا۔ کسی کا دوست ہے اور کسی کا ہمسایہ، ایک دوسرے کی قربت میں رہنے والے کو ہمسایہ کہا جاتا ہے۔ ہمسایہ کے حقوق کو مقدم جاننے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسان کو عموماً اس شخص سے تکلیف یاد رکھنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے جو اس کے قریب ہوتا ہے اس لئے اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں ایک دوسرے انسان کے حقوق مقرر کر دیئے ہیں تاکہ ایک انسان سے دوسرے کی حق تلفی نہ ہو اور دوسرا انسان انتقامی صورت میں دکھ اور تکلیف نہ پہنچائے بلکہ باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے آپس میں ایک دوسرے کی خواہشات کا احترام سکھایا جاتا ہے تاکہ برائیاں جنم نہ لیں اور ہمسایوں کی زندگی آپس میں پر امن گزرے ایک سفر کے دو مسافر ایک ہی مدرسہ کے طالب علم، ایک کارخانہ کے ملازم، ایک ہی استاد کے شاگرد، ایک ہی دفتر میں کام کرنے والے اہل کار اور ایک ہی کاروبار میں شریک کار در حقیقت ہمسایوں کی طرح ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ ”اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مساکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس کے بیٹھنے والے کے ساتھ بھی اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مملوک ہیں حسن سلوک سے پیش آؤ“۔ 93

صحاح ستہ سے احکام عشرہ کے حکم دہم کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری: ”ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی

کو تکلیف نہ پہنچائے“ 94

صحیح مسلم: ”انس سے روایت ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو گا جب تک اپنے پڑوسی یا بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو“ 95 سنن ابن ماجہ: ”ابو شریح عدویؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے موافق ہر طرح سے عزت کرے۔ پوچھا: یا رسول اللہ! دستور کے موافق کب تک ہے۔ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے“ 96

سنن ابی داؤد / ترمذی / نسائی: ”عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو برابر ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے، پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرو“ 97

صحاح ستہ سے حکم قصاص کی تخریج و تحقیق:

صحیح بخاری / مسلم: ”عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا“ 98

سنن ابن ماجہ: ”عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں، دانت سب برابر ہیں، سامنے کے دانت ہوں، یا ڈاڑھ کے سب برابر ہیں، یہ بھی برابر اور وہ بھی برابر“ 99

سنن ابی داؤد: ”قتادہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے“ 100

سنن الترمذی: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے تین باتوں کے بغیر کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں: ایک یہ کہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے، دوسرے یہ کہ اسلام لانے کے بعد وہ کفر کا ارتکاب کرے، اور تیسرے یہ کہ ناحق کسی کو قتل کر دے“ 101

سنن النسائی: ”ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انگلیاں سب برابر ہیں، ان کی دیت دس دس اونٹ ہیں۔“ 102

حواشی

- ^(۱) خروج ۷، ۸، ۹۔
- ^(۲) خروج ۳۲: ۱۵۔
- ^(۳) خروج ۳۱: ۱۸-۱۰: ۱۰ استثناء۔
- ^(۴) استثناء ۱۰: ۱-۴۔
- ^(۵) خروج ۲۱: ۲۲-۲۵۔
- ^(۶) قاموس الكتاب: ۴۰۰، خروج ۲۰: ۳۔
- ^(۷) خروج ۲۰: ۳۔
- ^(۸) یسعیاہ ۴۳: ۱۰-۱۳۔
- ^(۹) یسعیاہ ۴۵: ۵-۷ اور ۱۲۔
- ^(۱۰) یسعیاہ ۴۵: ۷۔
- ^(۱۱) سورة البقرة ۵۱: ترجمہ عبد الماجد دریابادی۔
- ^(۱۲) سینا ایک صحرائی جزیرہ نما ہے جو مصر میں ایشیاء اور افریقہ کے سنگم پر واقع ہے۔ (اطلس القرآن، ص ۱۴۱)۔
- ^(۱۳) بخاری، کتاب العلم، باب: مَا خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ، رقم ۱۲۸۔
- ^(۱۴) مسلم، کتاب الایمان، باب: الدلیل علی أن من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً، رقم ۳۱۔
- ^(۱۵) مسلم، کتاب الایمان، باب: الدلیل علی أن من مات علی التوحید، رقم ۲۸۔
- ^(۱۶) سنن ابن ماجہ، کتاب الایمان، باب فی الایمان، رقم ۵۷۔
- ^(۱۷) سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب: علی ما یقاتل المشرکون، رقم ۲۶۲۰۔ الحدیث صحیح متواتر۔
- ^(۱۸) سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب: ومن سورة (ص)، رقم ۳۲۴۳ (ضعیف الاسناد)۔
- ^(۱۹) سنن النسائی، کتاب الایمان، باب: علی کفر بنی الاسلام، رقم ۵۰۰۷ (صحیح)۔
- ^(۲۰) خروج، ۲۰: ۵۔
- ^(۲۱) سورة آل عمران ۶۴: ترجمہ عبد الماجد دریابادی۔
- ^(۲۲) بخاری، کتاب الاذان باب ذکر بعد الصلوة، رقم ۱۸۴۴۔
- ^(۲۳) مسلم، کتاب المساجد و اضع الصلوة باب استحباب ذکر بعد الصلوة، رقم ۱۳۸۔
- نوٹ: مسلم کی حدیث میں اذا قضی الصلوة اور بخاری میں ان التبی علیہم کان یقول فی ذکر کل الصلوة مکتوبۃ کے الفاظ وارد ہیں۔
- ^(۲۴) سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۴ (الحدیث: حسن)۔

- (25) سنن أبی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول الرجل اذا اتعاز من الليل، رقم ۵۰۶۰ (الحديث: صحیح)۔
- (26) سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء عند افتتاح الصلاة باللیل، رقم ۳۴۳۲ (الحديث: حسن صحیح)۔
- (27) سنن النسائی، کتاب السهو، باب التهلیل بعد التسلیم، رقم ۱۳۴۲ (صحیح)۔
- (28) تفسیر الکتاب ۱: ۲۲۲، خروج ۲۰: ۷، عبرانیون ۱۰: ۳۱
- (29) سورة البقرة ۲: ۲۶۴ ترجمہ احمد علی لاہوری۔
- (30) سورة المائدہ ۵: ۱ ترجمہ عبد الماجد دریابادی۔
- (31) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، سورة المائدہ ۵: ۱۔
- (32) بخاری، کتاب الحیل، باب ترک الحیل، رقم ۶۹۵۳۔
- (33) مسلم، کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ، رقم ۶۵۴۳۔
- (34) سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد باب النیۃ، رقم ۴۲۳۰ (الحديث: صحیح)۔
- (35) سنن الترمذی، کتاب الزہد باب ما جاء فی الریاء والسمعة، رقم ۲۳۹۰ (الحديث: ضعیف)۔
- (36) سنن النسائی، کتاب الجہاد باب من قاتل لیتال فلان جری، رقم ۳۱۳۹ (الحديث: صحیح)۔
- (37) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب إذا نذر فی الجاہلیۃ أن یغتکف ثم أشکمه رقم ۲۰۴۳۔
- (38) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحویم قتل الإنسان نفسه رقم ۱۱۰۔
- (39) سنن ابن ماجہ، کتاب الکفارات، باب النذر فی المعصیۃ رقم ۲۱۲۴۔
- (40) سنن ابن ماجہ، کتاب الکفارات، باب النذر فی المعصیۃ رقم ۲۱۲۸۔
- (41) سنن أبی داؤد، کتاب الایمان والندور، باب الیمنین فی قطیعة الریح رقم ۳۲۷۲۔
- (42) سنن الترمذی، کتاب الندور والایمان، باب من نذر أن یطیع الله فلیطعه رقم ۱۵۲۶۔
- (43) سنن النسائی، کتاب الندور والایمان، کتاب النذر رقم ۳۸۴۲۔
- (44) بخاری، کتاب الرقاق باب کیف الحشر، رقم ۶۵۲۸۔
- (45) بخاری، رقم ۶۶۹۶۔
- (46) بخاری، کتاب الایمان والندور باب عبد الله عزوجل، رقم ۶۶۵۹۔
- (47) مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من قطع حق مسلم یمین فاجرة بالنار، رقم ۱۳۹۔
- (48) سنن أبی داؤد، کتاب الایمان والندور، رقم ۳۲۴۲ (الحديث: صحیح)۔
- (49) سنن الترمذی، أبواب صفة الجنة، باب ما جاء محقق الجنة بالمکاره وخفت النار بالشهوات رقم ۲۵۶۰ (اسنادہ حسن صحیح)۔
- (50) سنن النسائی، کتاب الایمان والندور باب ۴۰ رقم ۳۸۶۵ (صحیح)۔
- (51) خروج ۲۰: ۸-۱۱۔ مثنیٰ ۱: ۱۲۔ مرقس ۲: ۲۳-۲۸۔ لوقا ۱: ۵۔

- (52) بخاری، کتاب الحجۃ باب هل علی من یشہد الجنبۃ غسل من النساء والصبیان وغیرہم، رقم ۸۹۶۔
- (53) مسلم، کتاب الحجۃ، باب ہدایۃ ہذہ اللیلۃ یوم الحجۃ، رقم ۸۵۶۔
- (54) سنن ابن ماجہ، کتاب اقلۃ الصلوۃ والسنة فیہا، باب فی فرض الحجۃ، رقم ۱۰۸۳ (الحديث: صحیح)۔
- سنن النسائی، کتاب الحجۃ، باب ایجاب الحجۃ، رقم ۱۳۶۸۔ (الحديث: صحیح)۔
- (55) خروج ۱۲:۲۰۔ متی ۱۹:۱۹۔ مرقس ۱۸:۱۰۔ لوقا ۱۸:۲۰۔ افسیون ۶:۱-۳۔ متی ۱۵:۳-۶۔
- (56) تفسیر الکتاب، ج ۱: ۲۲۲۔ خروج ۱۲:۲۰
- (57) بخاری، کتاب مواقیات الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتہا، رقم ۵۲۷۔
- (58) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرہا، رقم ۸۸۔
- (59) سنن ابن ماجہ، ابواب الادب، باب بر الوالدین، رقم ۳۶۵ (الحديث: حسن)۔
- (60) سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی البر الوالدین، رقم ۵۱۴۰۔
- (61) سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الوالدین، رقم ۱۹۱۲ (الحديث: حسن)۔
- (62) خروج ۱۳:۲۰۔ متی ۱۸:۱۹۔ مرقس ۱۹:۱۰۔ لوقا ۱۸:۲۰۔
- (63) تفسیر الکتاب ۱: ۲۲۲۔ متی ۲۲:۵۔
- (64) سورة المائدہ ۳۲ ترجمہ عبد الماجد دریابادی۔
- (65) بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب اثم من دعا الی الضلالة رقم ۳۳۳۵
- (66) مسلم، کتاب القسایۃ، باب بیان اثم من سن القتل، رقم ۱۶۷۷
- (67) سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم، رقم ۲۶۱۸ (الحديث: صحیح)
- (68) سنن أبی داؤد، کتاب الدیات، باب النفس بالنفس، رقم ۴۵۰۲ (اسنادہ صحیح)۔
- (69) سنن النسائی، کتاب المحاربة، باب ذکر اعظم الذنب، رقم ۴۰۲۴ (الحديث: صحیح)۔
- (70) خروج ۱۴:۲۰۔ متی ۱۸:۱۹، ۲۷:۵۔ مرقس ۱۹:۱۰۔
- (71) کتاب الیوب ۳۱:۹-۱۱۔
- (72) گرنٹیوں ۵:۱، ۲، ۱۱۔
- (73) سورة الانعام ۱۵۱:۶ ترجمہ احمد سعید دہلوی۔
- (74) بخاری، کتاب الایمان، رقم ۱۸۔
- (75) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی، رقم ۱۰۰۱۔
- (76) سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب العقوبات رقم الحديث ۴۰۶۸۔
- (77) سنن أبی داؤد، کتاب الکلیج، باب ما یؤخر بہ من مغلص البصر، رقم ۲۱۵۳ (الحديث: حسن)۔

- (78) سنن الترمذی، ابواب الایمان، باب لایزنی الزانی وهو مؤمن، رقم ۲۶۲۵ (الحديث صحیح)۔
- (79) سنن النسائي، کتاب قطع السارق، باب تعظیم الرقعة، رقم ۴۸۷۴ (الحديث: صحیح)۔
- (80) خروج: ۲۰: ۱۵، ۲۲: ۱-۶، ۱۴: ۱۵، ۲۵: ۲-۲۷۔
- (81) المائدة: ۵: ۳۸، ترجمہ احمد سعید دہلوی۔
- (82) بخاری، کتاب الحدود، باب السارق حين يسرق، رقم ۶۷۸۲۔
- (83) مسلم، کتاب الحدود، باب حد السارقة ونصا بها، رقم ۱۶۸۴، سنن ابن ماجه، ابواب الحدود، باب حد السارق، رقم ۲۵۸۵۔
- (84) سنن أبي داود، کتاب الحدود، باب فی المجنون، رقم ۴۳۹۸ (حسن)۔
- (85) بخاری، کتاب الحدود، باب قول الله تعالى ”والتارق والتارقة فاقطعوا ايديهما“، رقم ۶۷۸۹۔ سنن الترمذی، رقم ۱۴۴۵ (صحیح)۔
- (86) سنن أبي داود، کتاب الحدود، باب السارق يسرق مراهرا، رقم ۴۴۱۰۔ سنن النسائي، کتاب السارق، باب قطع اليدين والرجلين من السارق، رقم ۴۹۸۱۔ (حكم الحديث: حسن)
- (87) خروج: ۲۰: ۱۶، متى: ۱۸: ۱۹۔ مرق: ۱۹: ۱۰۔ لوقا: ۱۸: ۲۰۔
- (88) سورة الحج: ۲۲: ۳۰، ترجمہ احمد سعید دہلوی۔
- (89) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدين من الكبائر رقم الحديث: ۵۹۷۷
- (90) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر و اکبرها رقم الحديث: ۱۴۳۳
- (91) سنن ابن ماجه، کتاب الاحکام، باب شهادة الزور رقم الحديث: ۲۳۷۲
- (92) خروج: ۲۰: ۱۷۔
- (93) سورة النساء: ۴: ۳۶
- (94) بخاری، کتاب الادب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره رقم الحديث: ۶۰۱۸، مسلم، کتاب الایمان، باب التحث على اكرام الجار والضيف، ولزوم الضيعة لا عن الجير وكون ذلك كله من الایمان رقم الحديث: ۴۷، ابن ماجه، کتاب الفتن، باب كتبت اللسان في الفتنة رقم الحديث: ۳۹۷۱۔
- (95) مسلم، کتاب الایمان، باب الدليل على ان من خصال الایمان ان يحب لاهيه التسليم له يحب لنفسه من الجير رقم الحديث: ۴۵۔
- (96) سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب حق الجوار رقم الحديث: ۳۶۷۲۔
- (97) سنن ابی داود، کتاب الفلأق، باب فی تعظیم الزنار رقم الحديث: ۲۳۱۰، سنن الترمذی، ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ومن سورة الفرقان رقم الحديث: ۳۱۸۲، سنن النسائي، کتاب تحريم الدم ذكر أعظم الذنب، واختلاف يحيى وعبد الرحمن على سفيان في حديث واصل، عن أبي وائل، عن عبد الله بن قيس رقم الحديث: ۴۰۱۳۔
- (98) بخاری، کتاب الديات، باب ان النفس بالنفس رقم الحديث: ۶۸۷۸۔ صحیح مسلم: رقم الحديث: ۱۶۷۶
- (99) سنن ابی داود، کتاب الديات، باب ديات الأعضاء رقم الحديث: ۴۵۵۹ (استاده صحیح)
- سنن ابن ماجه، کتاب الديات، باب ديت الانسان رقم الحديث: ۲۶۵۰۔

- (100) سنن ابی داؤد، کتاب الدیات باب مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَلَ بِهِ أَيْقَاضُهُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۴۵۱۶۔
- (101) سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دُمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَخَذِ ثَلَاثِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۲۱۵۸۔
- (102) سنن النسائی، کتاب القصاص باب عَقْلُ الْأَصْلَحِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۴۸۴۹۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).